سرکاری رپورٹ — اٹھارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۹ جمادی اول ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۴
۲	وقفہ سوالات (رخصت کی درخواستیں)	۵-۴۶
۳	زیرو آور	۴۶
۴	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ ۱۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۰۸۔ ۲۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۳۔ ۳۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۴۔ ۴۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۵۔ ۵۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۶۔ ۶۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۷۔ ۷۔ بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۸۔ ۸۔ بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۹۔ مسودہ قانون پیش ہوئے اور متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہوئے۔	۵۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اٹھارواں اجلاس مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری بروز ہفتہ ۳ بجکر پچیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ترجمہ ۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں' اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر: (وقفہ سوالات)۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۶۱۸ دریافت فرمائیں۔

۶۱۸X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی سے تاحال صوبہ میں مڈل سے اپ گریڈ کردہ ہائی اسکولوں کے نام، ان اسکولوں میں کلاس وار کل طلباء اور درکار کم از کم شرائط کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران کل کس قدر مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔ مجوزہ اسکولوں کے نام، مڈل کلاسز اور طلباء کی تعداد، نیز درکار کم از کم شرائط کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر سیکنڈری ایجوکیشن:

(الف) یکم جولائی ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران صوبہ میں جن مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔ ان کی تعداد اور ناموں کی تفصیل بمعہ شرائط ضلع وار حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ضلع	اسکول کا نام	شرائط و طلباء کی تعداد				
			ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	تعداد
۱	کوئٹہ	ہائی اسکول سردار اسحاق خان	۱۵۲	۵۲	۵۲	۴۸	۳۰۴
۲	لورالائی	ہائی اسکول کلی شہوزئی	۵۷	۳۳	۲۵	-	۱۱۵
۳	قلعہ عبداللہ	ہائی اسکول ملک فیض اللہ جان ترین سیگی	۲۵	۱۸	۲۰	-	۶۳
۴	ضلع کوہلو	ہائی اسکول جاصلان	۱۴	۱۱	۱۱	-	۳۶
۵	کوہلو	ہائی اسکول کلی میر نور احمد	۱۷	۳۰	۲۳	-	۷۰

۶	ڈیرہ بگٹی	ہائی اسکول نواب دین کالونی	۱۴	۴۹	۱۱	ـ	۷۴
۷	خاران	ہائی اسکول تو تازئی	۱۸	۲۱	۱۷	ـ	۵۶
۸	ژوب	ہائی اسکول گردابابر	۲۴	۲۳	۲۳	ـ	۷۱
۹	جعفرآباد	ہائی اسکول محمد حسن جمالی	۲۳	۲۳	۱۸	ـ	۶۴
۱۰	بارکھان	ہائی اسکول وٹاکری	۰۹	۱۳	۱۵	ـ	۳۷
۱۱	بارکھان	ہائی اسکول مہم صمد خان	۱۹	۲۰	۲۱	ـ	۶۰
۱۲	بارکھان	ہائی اسکول تمنی بغاؤ	۱۲	۱۰	۱۴	ـ	۳۶
۱۳	تربت	ہائی اسکول تہولو بلیدہ تربت	۴۵ـ بوائز ۴۸/گرلز ۲۴/۳۰ بوائز/۷ گرلز ـ ۱۵۴				

گرلز ہائی اسکولز:

نمبر شمار و ضلع	اسکول کا نام	شرائط و طلباء کی تعداد				
		ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	کل تعداد
۱۔ ضلع کوئٹہ	گرلز ہائی اسکول مومن آباد	۱۵۴	۱۹۳	۱۹۴	ـ	۵۴۱
۲۔ کوئٹہ	گرلز ہائی اسکول کلی شیخان	۶۴	۶۲	۱۷	ـ	۱۴۳
۳۔ کوئٹہ	گرلز اسکول اسٹاف کالج کینٹ	۲۷	۲۸	۱۵	ـ	۷۰
۴۔ ضلع پشین	گرلز اسکول بلوزئی	۲۹	۱۳	۱۱	۸	۶۱
۵۔ لورالائی	گرلز ہائی اسکول لورالائی کینٹ	۵۰	۳۶	۲۴	ـ	۱۱۰
۶۔ ضلع سبی	گرلز ہائی اسکول سبی ٹاؤن	۶۱	۳۶	۴۸	ـ	۱۴۵
۷۔ زیارت	گرلز ہائی اسکول کواس غربی	۱۸	۰۸	۰۴	ـ	۳۰
۸۔ مستونگ	گرلز ہائی اسکول پبلک	۳۹	۴۰	۳۸	ـ	۱۱۷

۹۔ خضدار	گرلز ہائی اسکول کرخ سن	۲۱	۳۰	۱۹	۔	۷۰
۱۰۔ جعفرآباد	گرلز ہائی اسکول مانجھی پور	۱۳	۱۷	۱۴	۔	۴۴
۱۱۔ تربت	گرلز ہائی اسکول ابسر	۵۴	۳۲	۲۴	۔	۱۱۰
۱۲۔ پنجگور	گرلز ہائی اسکول سوردو	۴۱	۴۴	۳۱	۔	۱۱۶

(ب) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران حکومت نے کل ۱۳ ار بوائز اور ۱۲ ار گرلز مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ جن کی جزو (الف) میں دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے صفحہ نمبر ۳ پہ سیریل نمبر ۱۱ بارکھان میں تین اسکول ان کو مڈل سے ہائی کا درجہ دیا گیا ہے ان کی تعداد جو ہے طلبہ کی ۳۷ ہے تو اس پہ ۳۷ طلبہ کیلئے مڈل کو ہائی کا درجہ دینا اتنے اخراجات کو خرچ کرنا زیادتی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: جناب اسپیکر اس میں یہ جواز پیدا ہوتا ہے چونکہ بچے اس وقت زیادہ تھے۔ بارکھان ایک پسماندہ علاقہ ہے اور دور دراز ایک ہائی اسکول بارکھان میں تھا اور دوسرا پچاس میل دور ایک ہائی اسکول تھا پھر درمیان میں کوئی پچیس میل ہی نہیں تھا۔ تو ہم نے یہ ضرورت محسوس کی آپ اگلے صفحہ پہ دیکھ سکتے ہیں انہوں نے گرلز اسکول نہیں لیا ہے تو اس قسم کے کوئی قانونی پابندی نہیں ہے اور ہمارے طرف وہ حالات نہیں ہے کہ ڈیرہ بگٹی کی طرح ہم جو ہے جعلی اندراجات کرائے اور یہ بچوں کا حق بنتا ہے اس پہ کوئی ایسے قانون نہیں ہے کہ کوہلو میں ۳۶ ہے اور اس طریقہ سے قلعہ عبداللہ ۳۶ ہے ۷۰ ہے ۷۱ ہے ۶۴ ہے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر یہ بالکل زیادتی ہے ہائی اسکول کے اسٹاف ۲۵۔۲۷ ر اساتذہ ہوتے ہیں تو ۲۷ ر اساتذہ اور ۳۷ بچے یہ کہاں کا انصاف ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: کوئی ۳۵۔۳۶ اساتذہ نہیں ہوتے ہیں ہائی اسکول کے کل

سات اساتذہ تھے ہمارے ساتھ جو دیئے ہیں۔ ڈیرہ بگٹی میں تو ۲۷ ہے یہ تو ڈیرہ بگٹی میں سارے اعداد وشمار اس کے پاپولیشن بھی جعلی۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب اسپیکر یہ منسٹر کا جواب نہیں ہے یہ سراسر زیادتی ہے تو اس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ دوسرا سوال۔

۶۸X ۷ میر محمد اسلم گچکی:

کیا وزیر سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۹۔۱۹۹۸ء سے تا حال کل کس قدر بوائز اور گرلز مڈل اسکولوں کو ہائی اور پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا ہے۔ نیز کس قدر نئے پرائمری اسکول کی منظوری دی گئی ہے۔ اور مڈل اسکول پروجیکٹ کے ذریعے کتنے مڈل اسکول قائم کئے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن:

سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران کل ۲۵ مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔ جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	بوائز	گرلز
۱	کوئٹہ	۱	۳
۲	قلعہ عبد اللہ	۱	۔
۳	پشین	۔	۱
۴	لورالائی	۱	۱
۵	کوہلو	۲	۔
۶	ڈیرہ بگٹی	۱	۔
۷	خاران	۱	۔

نمبر شمار	ضلع	بوائز	گرلز
۸	ژوب	۱	-
۹	جعفر آباد	۱	۱
۱۰	بارکھان	-	-
۱۱	سبی	۳	۱
۱۲	زیارت	-	۱
۱۳	مستونگ	-	۱
۱۴	خضدار	-	۱
۱۵	پنجگور	-	۱
۱۶	تربت	۱	۱
	کل میزان	۱۳	۱۲

مڈل اسکول پروجیکٹ کے تحت پرائمری اسکولوں کو مڈل کا جو درجہ دیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	بوائز	گرلز
۱	کوئٹہ	۱	۵
۲	پشین	۲	۵
۳	قلعہ عبداللہ	۱	۳
۴	چاغی	۱	۳
۵	لورالائی	۱	۲
۶	بارکھان	۱	۱
۷	ژوب	۲	۱

نمبرشمار	ضلع	بوائز	گرلز
۸	قلعہ سیف اللہ	۱	۲
۹	موسیٰ خیل	۱	۱
۱۰	سبی	۱	۲
۱۱	کوہلو	۱	ـ
۱۲	زیارت	۱	۱
۱۳	ڈیرہ بگٹی	ـ	۱
۱۴	نصیرآباد	ـ	۲
۱۵	بولان	۱	۱
۱۶	جعفرآباد	۱	۳
۱۷	جھل مگسی	۲	ـ
۱۸	خضدار	۱	۴
۱۹	مستونگ	۱	۳
۲۰	قلات	۳	۱
۲۱	آواران	۲	ـ
۲۲	لسبیلہ	۱	۱
۲۳	تربت	۱	۹
۲۴	پنجگور	۲	۳
۲۵	خاران	۱	۱
۲۶	گوادر	۲	۱
	ٹوٹل	۳۲	۵۶

میزان ـ ۸۸

جناب اسپیکر: next question میر محمد اسلم گچکی on as be half answer taken as read جی کوئی ضمنی سوال ہو کسی کا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میرا ایک ضمنی ہے جناب یہ ذرا بتائیے کہ ضلع بارکھان میں کتنے بوائز اور گرلز اسکول ہیں اور سی میں تین اسکول کہاں کہاں ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: ضلع بارکھان میں ۱۹۹۹ء میں پچیس اسکول ہوئے۔ اس میں ایک بھی نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہ پوچھ رہا ہوں بارکھان میں اس سال ۹۸۔۹۹ء میں آپ نے وہاں کیا دیا ہوا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: کوئی اسکول بارکھان میں نہیں کھولا ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بی میں تین اسکول مڈل اور ہائی اسکول کہاں بنایا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: یہ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کہاں کھولا ہے ہم پوچھ کر آپ کو بتا ئینگے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر ایک سوال پشین کے حوالے سے کہ پشین میں کون سا اسکول کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: جناب اسپیکر یہ صفحہ نمبر ۴ سیریل نمبر ۳ پہ دیکھئے بھلوزئی میں ہوا ہے

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پشین میں پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا ہوا ہے بوائز دو ہیں اور گرلز پانچ ہیں۔ یہ کہاں کہاں ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: بالکل تفصیل دینگے آپ کو۔

جناب اسپیکر: دوسرا سوال۔

X۲۶ سردار ستار ام سنگھ:

کیا وزیر پرائمری ایجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

بھرتی سے پابندی اُٹھنے کے بعد مئی ۹۹ء تک محکمہ متعلقہ میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۶ تک کہاں کہاں

پر کس قدر بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن: (جواب موصول نہیں ہوا)

سردار عبدالرحمان کیتھران: Anser taken as read.

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر ضمنی سوال ہے ایک تو یہاں کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے میں نے ضلع وار تفصیل مانگی ہے کہ کہاں کہاں بھرتیاں ہوئی ہیں۔ نمبر ا نمبر ۲ یہ ہے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں آیا میرٹ کے بنیاد پر ہوئی ہے یا سیاسی بنیاد پہ۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: سر آپ اسکو چیک کریں اس میں باضابطہ تفصیل ہے جہاں جہاں جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں۔ میرے پاس تفصیل نہیں ہے۔ ان بھرتیوں کی۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): آپ کا سوال ہے آپ کے پاس تفصیل ہونی چاہیے۔ یہ دیکھیں ضلع وار تقرری Anexcher جو آخر میں لگا ہوا ہے اس کے پہلے صفحہ پر دیکھیں۔

سردار سترام سنگھ: میں نے دیکھا ہے نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): آپ کو جواب نہیں ملا ہے آپ اسپیکر صاحب سے پوچھیں۔ میرا تو قصور نہیں ہے۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: آخر میں لگا ہوا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): آواران چودہ۔ نو۔ سب تفصیل لکھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: منسلک ہے آپ کے پاس ہے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر یہ قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: دوسرا سوال ہے کہ قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): اس میں ہاں نہیں ہے۔ ان کا کیا سوال ہے۔

سردار سترام سنگھ: کیا قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): جناب اس میں تھوڑی سی وضاحت ہے کہ 1997-1996 میں جو پی ٹی سی ٹرینڈ بچے ہمارے نکلے تھے اس کے بعد ان کے باضابطہ ٹیسٹ انٹرویو ہوئے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جناب اسمبلی احاطے کے باہر ایک جلوس آیا ہے بلوچستان نیشنل پارٹی کا جو ایف سی کے سوراب کے واقعہ اور تفتان میں پیش آنے والے واقعات کے متعلق جس میں کافی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں وہ پلے کارڈ اور بینر اٹھائے ہوئے اسمبلی کے باہر ان کا مظاہرہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ ایف سی کے حوالے سے حکومت اس کے لئے فوری اقدامات کرے تو میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسمبلی کے ممبران باہر بھیجیں تاکہ وہ ان سے بات چیت کرے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب ہم اس کی تائید کرتے ہیں اسمبلی سے حکومت کے اور اپوزیشن کے نمائندے جائیں اور ان کا میمورنڈم جو ہو بات کریں۔

جناب اسپیکر: میں لیڈر آف دی ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا اور گزارش کروں گا اگر بہتر سمجھتے ہیں مولانا امیر زمان صاحب۔ جناب بسم اللہ خان کاکڑ صاحب۔ سردار صالح محمد بھوتانی صاحب۔ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ سے گزارش ہے چلے جائیں۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): جناب جو میرے دوست جائیں گے میں ان کو عرض کرتا چلوں کہ جسٹس ہائی کورٹ راجہ فیاض صاحب کو اس سلسلے میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ جوڈیشل انکوائری کرنے کے لئے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جن کی اموات ہوئی ہیں، بشمول تفتان کے واقعہ پر Humantrain ground پر اس کا معاوضہ بھی دے رہے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے دو دولاکھ جو فوت ہوئے ہیں اور پچاس پچاس ہزار جو زخمی ہوئے ہیں۔ یہ آپ کی اطلاع کے لئے ہے۔

جناب اسپیکر: اس کا جو نوٹیفکیشن ہو گیا ہے اس کی کاپی ان کو دے دیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اس کی بات تو ہم نے زیرو آور میں کر لی لیکن کچھ خدشات ہیں وہ میں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر: یہ معزز اراکین کو جو موقع فراہم کیا ہے وہ ہو آئیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری): سردار صاحب اس کی طرف سے نمائندگی کر لیں۔

سردار محمد صالح بھوتانی: جناب میری جگہ کسی اور کو بھیج دیں۔

جناب اسپیکر: سردار نثار صاحب چلے جائیں۔ فی الحال وقفہ سوالات کو معطل کرتے ہیں۔

کارروائی تھوڑی دیر کے لئے رکی رہی۔

جناب اسپیکر: وزیر تعلیم۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری ایجوکیشن):

جناب والا اس کی مکمل وضاحت یہ ہے کہ بھرتیوں پر پابندی تھی ہماری جان جمالی صاحب کی حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے پانچ سال کی یہ پابندی اٹھادی ہے اور ہماری مسلم لیگ کو کہ اس نے یہ پانچ سال کی پابندی اٹھادی ہے ہم نے بھرتیوں کو شروع کیا اور میرٹ لسٹیں بنی قاعدے قانون کے مطابق کام ہوا۔ میرٹ لسٹیں تیار کی گئیں اور 1998 میں جو پی ٹی سی ٹریننگ کر کے لڑکے نکلے ہیں اس میں ان کی بھی بھرتیاں کی ہیں قاعدے کے مطابق اخباروں میں دیا گیا۔ لیکن سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق ٹیسٹ انٹرویو نہ ہوئے اس پر کوئی ایک آدمی ہائی کورٹ میں چلا گیا ہائی کورٹ نے کارروائی شروع کی اور سیکریٹری تعلیم نے ایک لسٹ مرتب کر کے ایک کاپی ہائی کورٹ کو دے دی جو بھرتی ہوئی اس کا ریکارڈ ایلیمنٹری سائیڈ پر جو ٹیسٹ انٹرویو میرٹ لسٹ پر تھے ان کو بھی ٹرمینیٹ کر دیا۔ سیکریٹری کے اس حکم پر ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا ہے یہ ریکارڈ ہے دوبارہ اس کا سلسلہ ہم نے شروع کیا ٹیسٹ انٹرویو کے لئے ماہرین کی کمیٹیاں بنائیں۔ کمیٹی نے باضابطہ جا کر

انٹرویو لئے ماہرین تعلیم شامل ہوئے اب یونین دوبارہ سپریم کورٹ میں چلی گئی۔ ہم نے میرٹ لسٹیں فراہم کیں اس کی پیشی ہوئی تھی لیکن جج صاحب کی (منور مرزا صاحب) طبیعت ناساز تھی اب اس کی سماعت ہونی ہے۔ پہلے اس وجہ سے ملتوی ہوئی اگلی بنچ ہونا ہے اور سیکریٹری کے حکم کو سائیڈ کر کے یہ بھرتیاں بحال کرے گا یہ ہمارے پاس ریکارڈ ہے سپریم کورٹ کا حکم ہے گورنمنٹ بلوچستان کا حکم بھی واضح ہے یہ زیر سماعت ہے ہمیں امید ہے جو ہمارا ریکارڈ ہے صحیح ہے یہ بھرتیاں بحال ہو جائیں گی۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

سردار ست رام سنگھ: جناب یہ کوئی جواب نہیں بنا ہے میں نے پوچھا ہے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں قاعدے قانون کے مطابق ہوئی ہیں کیسے ہوئی ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب میں نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔

سردار ست رام سنگھ: جناب میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کوئی اشتہار قاعدے قانون کے مطابق بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب دے دیا گیا ہے سپریم کورٹ میں کیس ہے فیصلہ آجائے گا سب پتہ چل جائے گا۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال۔

X۲۷ سردار ست رام سنگھ:

کیا وزیر پرائمری ایجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ پرائمری ایجوکیشن میں سال ۱۹۹۸ء تا مئی ۱۹۹۹ء کے دوران کتنی نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن:

مالی سال 1998ء تا مئی 1999 کے دوران کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر چھ سو ستائیس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت

فرمائیں۔

سردار ست رام سنگھ: جناب سوال یہ ہے کہ گاڑیاں کیوں نہیں خریدی گئی ہیں؟

وزیر تعلیم: بچت کی ہے۔

جناب اسپیکر: اگر خریدتے ہیں تو کہتے ہیں کیوں خریدی ہیں اگر نہیں خریدیں تو کیوں نہیں خریدی گئیں۔ وجہ نہیں چلئے جی اگلا سوال نمبر ۲۸ے سردار ست رام سنگھ۔

۲۸X ے سردار ست رام سنگھ:

کیا وزیر پرائمری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے بجٹ میں محکمہ پرائمری ایجوکیشن کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی اور یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن: جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہوا۔ اگلا سوال نمبر ۲۹ے سردار ست رام سنگھ۔

۲۹X ے سردار ست رام سنگھ:

کیا وزیر پرائمری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

جولائی ۹۸ تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۹ء کے دوران کس قدر فرنیچر خریدا گیا ہے کل مالیت اور خریدنے کا طریقہ کار تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن: (جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر: سوال نمبر سات تیس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

سردار ست رام سنگھ: جناب اس سوال کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے کس اخبار میں اس کا ٹینڈر دیا ہے۔ دوسرا کس فرم سے خریدا گیا اس کا کیا طریقہ کار ہے۔ فرنیچر کی تفصیل دیں۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب لمبا چوڑا ہے جو آپ کو دے دیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم: جناب میں اس کا جواب دے دیتا ہوں یہ ہم نے آپ کو تفصیل دی ہے سال

۹۹-۱۹۹۸ء سے مکمل تفصیل ہے یا لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب اس میں واضح بات یہ ہے کہ عالمی بینک کے قواعد وضوابط ہے یہ ان کے تحت خریدا گیا ہے اور سب چیزیں وہ چیک کرتے ہیں۔ اس کا جواب لکھا ہوا ہے پڑھے ذرا اس کو۔

سردار ست رام سنگھ: میں نے پڑھا ہمیں تو معلوم ہونا چاہیے کہ کس ریٹ پر خریدا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری): جناب اسپیکر وہ میں تیار ہوں۔ قلات ڈسٹرکٹ الائٹ ٹریڈرز نے سپلائی کی ہے خضدار اور گوادر کا علی فرنیچرز، سبی کا عارف اینڈ کمپنی خاران کا اعوان فرنیچر والے، پشین کا بلال ٹریڈرز اور خاران کا بسم اللہ خان ٹریڈرز اسی طرح پھر سبی کا ہے پیکیج نمبر ۵، جو چمپئن سیف کمپنی یہ ساری detail ہے اگر آپ کو چاہیے تو میں آپ کو کاپی دے دوں۔

سردار ست رام سنگھ: کاپی تو میرے پاس موجود ہے لیکن ریٹ کی تفصیل نہیں۔ میں تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس rate پر خریدی گئی ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): ریٹ پیکیج کا ہمارا یہ ورلڈ بینک کرتا ہے۔ ایک سنگل چیز کا ریٹ نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں بتا دیتا ہوں کہ تقریباً ۴۰، ۴۵ کمپنیاں ہیں اخبار میں اشتہار دیتے اور ایک مہینے کا ٹائم دیتے ہیں۔ اس میں وہ اپنے ٹینڈر دیتے ہیں اس کے بعد ان کی کمپریٹو comperative اسٹیٹمنٹ بنا دیتے ہیں یہاں پر عالمی بینک کا نمائندہ ہے، وہ ان کو چیک کرتا ہے اس کے بعد یہ اسلام آباد واشنگٹن تک جاتے ہیں وہاں سے select ہوتے ہیں اس کے بعد ہمیں اس کو دوبارہ (PD) کو بھیجا جاتا ہے اور (PD) پھر فرموں کو Order place کرتی ہے۔ اس کا باضابطہ واشنگٹن سے NOL یعنی No objection letter جاری ہوتا ہے اس کے بعد ہم پرچیز کرتے ہیں یعنی کہ ہم لوگ بیچ میں ایک ذریعہ ہیں actually ایجوکیشن پی اس کو ورلڈ بینک کرتا ہے۔

سردار ست رام سنگھ: کیا تمام قانونی تقاضے پورا کر کے سامان خرید ا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری): ہاں بالکل قانونی تقاضے پورا کر کے مال خرید ا گیا ہے اگر قانونی تقاضے نہ ہوتے تو ورلڈ بینک کبھی بھی اس کی منظوری نہ دیتے تھے۔

میر محمد اسلم بلیدی: جناب اسپیکر فرنیچرز کے سلسلے میں ہر ایم پی اے کو لکھا گیا تھا کہ آپ اپنی تجاویز دے کہ کن کن اسکولوں میں فرنیچرز کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اپنے تجاویز وزیر موصوف کو دیئے تھے لیکن وہاں پر فرنیچر اپنے طور طریقے سے تقسیم کئے گئے ہیں اور ہمارے تجاویز پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری): جناب اسپیکر ایسا ہے کہ تمام معزز اراکین کو لیٹر لکھا تھا اور ان سے تجاویز مانگے تھے کچھ ڈویلپمنٹ کے سلسلے میں ہم نے کہا کہ پچاس اسکول کا نام دے دے جہاں فرنیچرز کی ضرورت ہے چونکہ آپ علاقے کے منتخب نمائندہ ہیں۔ شاید ہمارے ایجوکیشن کے اسٹاف کو پتہ نہ ہو۔ جناب اسپیکر ان کی تجاویز ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہم نے یہ جو فرنیچرز پرچیز کی ہے۔ یہ پچھلے سالوں کی ہے اس سال ہم تقریباً ۷ کروڑ روپے کے فرنیچرز پرچیز کر رہے ہیں جو کہ ہم نے ان کی ٹینڈر کال کی ہے اور اس کے کاغذات وغیرہ ہم نے واشنگٹن بھیج دیئے ہیں۔ ادھر سے ہمارے پاس جب منظوری آئیگی انشاء اللہ ہم آپ کی تجاویز کو مدنظر رکھیں گے کیونکہ آپ کے علاقے ہیں آپ بہتر جانتے ہیں وہاں کی ضرورت کو، جیسے ہی ہمارے پاس واشنگٹن سے منظوری آتی ہے۔ جب ہم فرنیچرز پرچیز کریں گے ہم direct یہ جو سپلائی کر رہے ہیں وہ آپ کے لسٹ کے مطابق سپلائی کرادینگے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال سردار ست رام سنگھ۔

۳۰۷ X سردار ست رام سنگھ:

کیا وزیر پرائمری تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

جولائی ۹۸ء تا ۳۱ مئی ۹۹ء تک محکمہ نے کن کن اسکولوں کو سامان اور فرنیچر کس ترجیحات کی بنیاد پر مہیا کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری ایجوکیشن:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند ۱۶ صفحہ پہ۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر صاحب وزیر صاحب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں وزیر بھی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): آپ سے ایک گزارش ہے سر آپ نے حکم کر دیا سردار جی کو میں فرنیچر بھی ڈویلپمنٹ بھی ہر چیز دینے کو آپ کا حکم ہے سر آنکھوں پر ٹوٹل سر کس کس ایریا میں اور کتنے ووٹ ہے اس کے سر۔ سردار جی کتنے ووٹ ہے آپ کے مجھے تو نہیں پتہ اس کے مطابق پھر ہم الاٹمنٹ کرینگے اس کو۔

جناب اسپیکر: کیا۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): مطلب ہے سکھوں کے کتنے ووٹ ہیں سر۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے ایک ممبر ہے وہ آئین کی تقاضا ہے چاہے اس کا ایک ووٹ ہے ایک ووٹ سے آیا ہے آئین کے مطابق یہ ممبر ہے No,No,No یہ کوئی چیز نہیں ہے Nothing

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں میں پوچھ رہا ہوں کہ اس کے کتنے ٹوٹل ووٹ ہے اس کے مطابق الاٹمنٹ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: I will not alowed you to speake to asked this question- please set down thank you very much. جی یہ کوئی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: Now we are waiting for you anrable members جی مولانا صاحب۔ دیکھئے سردار صاحب اس ہاؤس کو خدا کے واسطے ہاؤس سمجھے آپ اس کو کیوں بازار سمجھتے ہیں اللہ کا واسطہ ہے اس طرح نہ کریں آپ بیٹھئے آرام سے تشریف رکھیں یہ ہاؤس ہے آپ

یہاں سے بولتے ہیں وہ وہاں سے جب میں اجازت دوں پھر آپ بولیں۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر شکریہ ہم یہ سارے ساتھی وہاں جو مظاہرہ ہو رہا تھا ان ساتھیوں سے ہماری ملاقات ہوگئی تو اس نے بڑے خوش اسلوبی سے ہمارے ساتھ بات کی ہیں اور بالکل اچھے طریقے سے اور یقینی بات ہے کہ جو مسائل انہوں نے پیش کئے ہیں وہ سب کی مشترکہ مسائل ہیں اور بلوچستان کے مسائل ہیں تو انہوں نے ایک یاداشت دیا ہے ایک تو وہ یاداشت میں آپ کو حوالہ کر دونگا اسمبلی کے کارروائی کے لئے اور علاوہ ازیں ہم نے اس کو کہا تھا کہ جج چونکہ وہ راجہ فیاض صاحب کی تعیناتی ہوگیا ہے لہذا ان کی سربراہی میں وہاں وہ انکوائری ہوگا انکوئری میں جو بھی مجرم ہوگا انشاء اللہ اس کو ہم معاف نہیں کریں گے اور ساتھ معاوضے کا ہم نے کہہ دیا کہ دو لاکھ جو شہید ہو گئے ہیں اس کے لئے دو لاکھ معاوضہ ہم نے دیا ہے اور جو زخمی ہیں ان کے لئے پچاس۔ ساتھیوں کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کو اگر آواران کی طرح معاوضہ دیا جائے آواران میں جو واقعہ ہوا تھا وہاں جو کچھ لوگ زخمی ہو گئے تھے اور جو شہید ہو گئے تھے اس کے مطابق اگر ان کو معاوضہ دیا جائے تو اس وقت معلوم نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ہم تحقیق کروائیں گے۔ تحقیق ہونے کے بعد جو معاوضہ ان کو ملے ہیں انشاء اللہ ہم اس کو بھی اس طرح کا معاوضہ دے دیں گے اور ایک مطالبہ اس میں اضافہ یہ تھا کہ وہاں FIR کیلئے جس دن ہوم منسٹر صاحب نے یہاں یقین دھانی کرایا تو اختر صاحب اور شاہ نے کہا کہ ہم دونوں گئے DC کے پاس وہ F.I.R ابھی تک درج نہیں ہوئی ہے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ تھانے والے کہتے ہیں کہ میجر صاحب اور D.C صاحب وہاں DC صاحب کا نام نکال دیں پھر ہم FIR کاٹتے ہیں میں سمجھتا ہوں FIR ابتدائی رپورٹ یا باہر کسی کا حق ہے چاہے جس کے خلاف بھی ہو وزیراعظم ہو، صدر ہو، ڈی سی ہو اس کے خلاف کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہوم منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ان سے میری گزارش ہے کہ وہ متعلقہ حکام کو آرڈر دے دیں کہ وہ FIR درج کریں جس کے خلاف وہ FIR درج کریں تو وہاں پر ہم نے یہ یقین دہانی کروادیا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ FIR کے بغیر کیس کے بغیر کوئی چیز کے آٹھ افراد وہاں جیل میں ہے تو میرے خیال میں ان کے

کہنے کے مطابق کہ وہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروایا کہ اس کو ہم رہا کر دیں گے جس کے خلاف کیس FIR درج ہو جائے اس کو پھر پکڑیں گے تو میرا گزارش ہے کہ اس رہا کر دیں آٹھ آدمیوں کو پھر جو مجرم ثابت ہو جائے گا اور جس کے خلاف FIR ہو اس کو پیشگی اور ایک مطالبہ انہوں نے یہ کیا تھا کہ جو پیسے دیا، معاوضہ زخمی اور جو شہید ہیں ان کو دیتے ہیں ہمیں یہ خطرہ ہے کہ وہ کوئی سیاسی مسائل کا اور ایسی حالت کا شکار نہ ہو تو لہذا یہ متعلقہ جج کے توسط سے اگر ان کو دیا جائے تو یہ ایک بہتر سوچ ہوگا تو یہ ان کے کچھ گذارشات تھے اور تیسرا جو تھا وہ میرے خیال میں سارے اسمبلی کا ہے کہ وہ ایف سی اور کوسٹ گارڈ وغیرہ کے جو بلوچستان میں مظالم ہیں اور زیادتیاں ہیں اور یا جس ایکٹ کے تحت وہ یہاں پر ہمیں محکوم سمجھتے ہیں وہ حاکم ہیں اس کو ختم کیا جائے اور ایف سی کا رول ہے وہ یہاں پر ختم کریں وہ تو ہم نے کہا کہ انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ساتھ یہ بھی مطالبہ ہوا کہ چونکہ وہاں جو انکوائری ہو رہا ہے ہمیں خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ موجودہ انتظامیہ وہاں پر اثر انداز نہ ہو جائیں تو اثر اندازی کے صورت میں ان کا مطالبہ ہے کہ متعلقہ انتظامیہ اگر وہاں سے نکال دیں تو یہ وہ ہوم منسٹر صاحب اس پر غور کریں اور یہ ان کی یاداشت ہے اور یہ جو میں نے کہہ دیا شاید مجھ سے اگر ایکا دکا بات بول گیا ہو تو یہ میں آپ کو حوالہ کر دونگا ساری جو تفصیل ہے شہداء کے نام ہیں جو زخمی ہیں جو کچھ تھا ساری تفصیل انہوں نے دی ہے یہ اس میں سارے درج ہیں انہیں کی توسط سے، اب میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ پر امن منتشر ہو گئے اور انہوں نے احتجاج پر امن طور پر ختم کر دیا اور گورنمنٹ کے اور حزب اختلاف کے بھی تمام ساتھیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جا کر کے جمہوری روایات کو برقرار رکھا جو مظاہرہ تھا اور اس کے سامنے باقاعدہ ہم پیش ہو گئے۔ چونکہ ہم بلوچستان کے لوگ ہیں جو واقعہ ہوا ہے وہ ہر ایک کے ساتھ اور ہر جگہ ہو سکتا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے جو آرڈر کئے ہیں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرا امید ہے کہ انکوائری شفاف آئیگا اور اس میں جو بھی مجرم ہوگا اس کو ہم انشاء اللہ سزا دے دیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ بہت بہت شکریہ آپ کے اس اسٹیٹمنٹ کی روشنی میں اگر وزیر داخلہ

صاحب کچھ ارشاد فرمائیں یہ جو آپ نے فرمایا منسٹر کہ طور قائد ایوان اسی سلسلے ۳۰ پوائنٹ جو انہوں نے بولے ہیں اس کے بارے میں کچھ اگر بات کرنا چاہیں آپ کریں اگر کرنا چاہتے ہیں تو جو مطالبات لائے ہیں جو بات انہوں نے ابھی ہاؤس میں رکھی ہے مولانا صاحب نے جو معزز اراکین چار یہاں سے گئے تھے ان کی قیادت انہوں نے کی۔ انہوں نے چند امور رکھے ہیں اس کی اگر وضاحت آپ کرنا چاہیں تو آپ کو اجازت ہے اور اگر نہیں کرنا چاہتے ہیں بھی مرضی ہے آپ کی۔ مثلاً ایک بہت اہم بات تھی۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): مولانا صاحب ہمارے سینئر منسٹر ہے جو انہوں نے بات کی ہے کمٹمنٹ کی ہے جو ایگریمنٹ ہوئے تو اب ہم بائنڈ ا ہیں، اگر ایک دو چیز رہ گئی ہیں وہ ادھر جاتے ہی میں کمیشنر کو آرڈر کردیں گے کہ وہ پوری کردیں جیسا FIR ہے یا پھر معاوضے کا بڑھانا ہے وہ چیف منسٹر صاحب نے کہہ دیا اور جو گرفتار شدہ ہے ان کو رہا کردیں گے اس لئے میں ریکوئسٹ کروں کہ سردار صاحب کو، انشاء اللہ ہم پھر ایک یقین دہانی کراتے ہیں۔ ایمانداری سے کہ آگے بھی جو چلیں گے کوشش ہماری ہوگی کہ تمام چیزیں ہم خوش اسلوبی سے اور باہمی تعاون سے طے کریں اور جو اس میں قصوروار ہو اس کو ہم انشاء اللہ جو روشنی ٹریبونل ہائی کورٹ کا جج دے گا اس کو ہم اپلیمنٹ انشاء اللہ اسی پر امپلیمنٹ کریں گے میں سردار صاحب سے بھی ریکوئسٹ کرونگا کہ آپ بھی جب ماحول اتنا اچھا ہو گیا ہے تو اپنے پارٹی سے بھی وہ کہہ دیں یا ان لوگوں سے جو ایگریوڈ ہیں کہ فی الحال معاملہ ٹھنڈا کردیں اس کی روشنی میں ● کی جو انکوائری رپورٹ ہے اس کے روشنی میں اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور انکے پارٹی والے پھر کوئی احتجاج کرسکتے کیونکہ احتجاج میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ کوئی مزید نقصان نہ ہوجائے ویسے آج بھی ہم ڈر رہے تھے کہ خدانخواستہ کوئی بیچ سے اٹھ جائے کوئی بیچ میں کچھ کردے کوئی شرارت کردے کوئی تیسرا جو مین لوگ ہوتے ہیں انکا کوئی مقصد نہیں ہوتا، ہمیشہ تیسرا شرارت کرلیتا ہے۔ اگر پچھلے واقعات کو دیکھ لیں جو بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوئے ہیں ہمیشہ آج تک اس شخص کا پتہ نہیں چل سکا ہے جس نے بیچ میں جھگڑا کروایا۔ اس وجہ سے میری ریکوئسٹ ہوگی کہ